Journal of Quranic and Social Studies
Volume:3, Issue:1, 2023

Journal of Quranic and Social Studies
22-38
© The Author (s) 2023
Volume:3, Issue:1, 2023
DOI: 10.5281/zenodo.8306586
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

"دی میسج آف قرآن" از محمد اسد؛ کا منہج واسلوب کا ایک جائزہ

The Review of the Method and Style of "The Message of Quran" by Muhammad Asad.

Dr.Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad

Shama Naz
Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad

Fozia Tahseen
Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad

Abstract

The Holy Quran is the Book of Guidance and code of conduct for all mankind till the occurance of the Qiyama. The language of the Quran is Arabic,and the quality of this Arabic is quite different from Arabic that is used in daily life of Arabs.As the understanding of the Holy Quran is difficult for Arabs so it is also difficult for non-Arabs and all the people of world. So the translation of the Quran is dire need of time and Ummah that's why the all the scholars of Muslim Ummah established their scholarships to allow its translation in the world's languages. Likewise the Holy Quran has been translatated in the English language, George Sale translated it in English firstly. Muhammad Asad was renowed converted Muslim and Pakistani,he contributed in the Islamic Literature and wrote many though proving books on Islamic thoughts. His one main contribution is "The Message of the Quran" English translation.This research deals to analyze the style and methods of his English translation of the Quran.

Keywords: Translation of the Quran, English Translation, Muhammad Assad,The Message of the Quran.

Corresponding Author Email:
ORCID: https://orcid.org/0000-0002-2599-8757
shamanaz926@gmail.com
ghazal.saleem0001@gmail.com

تعارف

علامہ محمد اسد گزشتہ صدی کے ایک عظیم نو مسلم سکالر تھے، انھوں نے اسلام کی حقیقی روح اور طرزِ حیات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور اسلام کے رنگ میں پوری طرح رنگ گئے، انھوں نے اسلام کی تبلیغ وترویج کے لیے ایک مؤثر مبلغ کا کردار بھی ادا کیا۔ آپ ۲ جولائی ۱۹۰۰ء میں ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

> "آپ کا نام "لیوپولڈ وائس" تھا۔(۱) آپ کے والد کا نام ایکواوائس تھا۔ آپ کے دادا بن من وائس شہر کے ربی تھے۔(۲) اور نانا بینکر تھے اور وسیع جائیداد کے مالک تھے۔(۳) آپ کے والد صاحب انہیں ریاضی اور طبیعات کی تعلیم دلوانا چاہتے تھے لیکن آپ نے ویانا یونیورسٹی میں فلسفہ، تاریخ، آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کا مذہبی تعلیم سے گہرا لگاؤ تھا اس لئے عہد نامہ عتیق کی کتاب "تالمود" کا متن اور شرح دونوں کو خاندانی روایت کے پیشِ نظر پڑھا۔(۴) ۱۹۱۸ء میں آپ نے ہسپانا یونیورسٹی میں فنونِ لطیفہ کے طالب علم کی حیثیت سے داخلہ لیا لیکن ۱۹۱۹ء میں تعلیم ادھوری چھوڑ دی۔(۵) علامہ محمد اسد نے اسلام قبول کرنے کے بعد علوم اسلامیہ سے سنجیدگی کے ساتھ وابستہ رہے اور جب پنجاب یونیورسٹی سے علوم اسلامیہ کا شعبہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا تو اس کی مسند صدارت کے لیے حکام کی نگاہِ انتخاب علامہ محمد اسد پر پڑی لیکن کچھ وجوہات کی وجہ سے وہ ملک چھوڑ کر پاکستان سے باہر کسی دوسرے ملک چلے گئے، پھر وہ واپس نہیں آئے۔ زندگی کے آخری دنوں میں وہ ہسپانیہ چلے گئے تھے۔ جہاں ۲۰ فروری ۱۹۹۲ء کو انھوں نے زندگی کی آخری سانس لی۔ تدفین کے لیے محمد اسد کو فلسطین لایا گیا اب وہ غزہ کے مسلم قبرستان میں آرام فرما رہے ہیں"۔(۶)

قرآنِ مجید علامہ اسد کی فکر کا محور رہا اور حدیث و سنت کو وہ اسلامی نشاۃ ثانیہ کی اساس سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے تمام بڑے قیمتی مضامین کے باوصف ان کا اصل علمی کارنامہ قرآن پاک ترجمہ و تفسیر اور صحیح بخاری کے چند ابواب کا ترجمہ و تشریح ہے۔ ان کی معروف کتب میں Islam at the Crossroads ، Road to Mecca اور The Principles of State and Government in Islam شامل ہیں۔

Road to Mecca علمی، ادبی اور تہذیبی ہر اعتبار سے ایک منفرد کارنامہ اور صدیوں زندہ رہنے والی سوغات ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک کتاب This Law of Ours بھی تحریر کی۔

علامہ محمد اسد کا قرآنِ مجید کا انگریزی ترجمہ "دی میسج آف قرآن" ان کی خدمات کا ایک اہم کام ہے اور آپ کا ترجمہ قرآن درج ذیل قاعدہ اور منہج و اسلوب پر مشتمل ہے:

۱. عربی زبان کی اہمیت:

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس لئے اپنے مقدمہ میں عربی زبان کی جامعیت اور قرآن کی عربی زبان کے اعجاز کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کے معانی و مفہوم کو سمجھنے اور اس کے تہہ در تہہ مطالب کو جاننے کے لیے عربی زبان کو سمجھنے کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے۔

۲. قرآنی عربی، عام عربی سے مختلف ہے:

> "اس کے علاوہ انہوں نے قرآنی عربی زبان کو عام عربی زبان سے مختلف قرار دیا ہے کہ عربی زبان تو اپنی جگہ جامع ہے ہی لیکن قرآن کی زبان عربوں کو بھی عاجز کر دینے والی ہے؛ اس لیے یہ نہ صرف عجمیوں کے لیے قرآن کے الفاظ و مطالب کو سمجھنا مشکل ہے بلکہ عربوں کو بھی ان تک رسائی کے لیے پیچیدگی کا سامنا ہے"۔(۷)

چنانچہ علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن کے اصولوں کے مطابق ترجمہ قرآن کے لیے عربی زبان پر کامل دسترس کو ضروری گردانتے ہوئے عربی زبان کے قواعد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترجمہ لکھا ہے۔

۳۔ ترجمہ قرآن میں اعجازِ قرآن میں منتقل کرنا مشکل امر ہے:

"علامہ محمد اسد نے عربی اور قرآنی عربی کے فرق کو جانچتے ہوئے یہ تسلیم کیا ہے کہ قرآن کی زبان کے معانی و مطالب کو کسی دوسری زبان میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح کہ کسی دوسری ادبی کتاب کا ترجمہ کرنے کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے"۔(۸)

چنانچہ علامہ محمد اسد نے قرآنی اعجاز کو ترجمہ کرتے وقت اس کو برقرار رکھنے کی کوشش کی اور ساتھ اعتراف بھی کیا ہے وہ کہتے ہیں:

"Quran in the last resort, unique and untranslatable...."(9)

"قرآن آخری مراجع ہے جو منفرد اور ناقابلِ ترجمہ ہے"۔

۴۔ قرآنی اصطلاحات عربی میں ہی رہنے دیا ہے ان کا ترجمہ نہی کیا۔ انہوں نے اصطلاحات کے سمجھنے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور آپ ﷺ کے زمانے میں فہمِ قرآن کو مدنظر رکھا ہے۔(۱۰)

مثال کے طور پر قرآن میں مذہبی اصطلاحات، صلوٰۃ، صوم، حج وغیرہ استعمال ہوتی ہیں۔ جن کے لفظی معنی کچھ اور ہیں لیکن ان کے اصطلاحی مفہوم سے آگاہی کے لیے نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی مشعلِ راہ ہے۔ اسی طرح دوسری اصطلاحات جیسے "کفر" یا "کافر" ان کے لفظی اور اصطلاحی مفہوم میں فرق ہے۔ علامہ محمد اسد نے قرآنی اصطلاحات کو ترجمہ میں بہت اہمیت دی ہے اور ان کے اصطلاحی مفہوم کو پیشِ نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے، اپنے مقدمہ میں "القرآن" اور "سورہ" کے اصطلاحی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"The word "al-qur,an" is derived from the verb "qara,a, and is to be understood as the reading, while the noun surah might be rendered as a step and tropically-as "eminence in degree".(11)

"قرآن کا لفظ قراء سے اخذ کیا گیا ہے جسے پڑھنے کے معنی میں سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح سورہ کو اگر ترجمہ کیا جائے تو یہ درجہ کے معنی میں آتی ہے اور مجاز، خاصیت میں مقدار کے لحاظ سے"۔

انہوں نے یہ واضح کیا کہ قرآن کی اصطلاح وہی استعمال ہوگی یہاں قرآن سے مراد اسلام کی الہامی کتاب ہوگی وگرنہ یہ لفظ پڑھنے کے معنی میں ہی مراد لیا جائے گا، موقع محل کے مطابق اصطلاحات کے استعمال پر علامہ محمد اسد نے زور دیا ہے۔

۵۔ معنیٰ و مفہوم، علامہ راغب اصفہانی کی "مفردات القرآن" سے ماخوذ ہیں:

"علامہ محمد اسد نے علامہ راغب اصفہانی کی "مفردات القرآن" کا مطالعہ کیا اور اپنے مقدمہ میں اس پر روشنی ڈالی ہے اور اس کی اہمیت کو (قرآن فہمی کے لیے) واضح کیا ہے"۔(۱۲)

چنانچہ علامہ محمد اسد نے قرآن کو سمجھنے اور اس کے معانی و مفہوم کو اخذ کرنے کے لیے مفردات القرآن کو اپنے ترجمہ میں پیشِ نظر رکھا ہے۔

۶۔ ترجمہ اور تفسیر میں علامہ محمد اسد نے اپنی رائے دینے سے اجتناب کیا ہے اور یہاں انہوں نے اپنی طرف سے وضاحت دی ہے کہ ان کو علیحدہ ترجمہ کے آخر میں تحریر کیا ہے۔(۱۳) اپنڈکس (Appendix) میں ان الفاظ کی وضاحت دی گئی ہے۔

۷۔ علامہ محمد اسد نے متروک اور قدیم الفاظ کو ترجمہ میں اختیار نہیں کیا کیونکہ یہ قاری کو تذبذب کا شکار کردیتے ہیں۔ اپنے ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں انہوں نے اپنے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا:

"As regards the style of my translation I have consciously avoided using uneccessary archaisms, which would only tend to obscure the meaning of the Quran to the contemporary reader."(14)

”یہاں تک ترجمہ میں میرے اسلوب کا تعلق ہے تو میں نے شعوری طور پر غیر ضروری متروک اور قدیم الفاظ کے استعمال سے گریز کیا ہے۔ کیونکہ ان کے استعمال سے جدید قاری کے لیے قرآن کے معانی و مطالب کے غیر واضح ہونے کا احتمال ہوتا ہے“۔

۸۔ عربی متن کے بغیر ترجمہ:

”علامہ محمد اسد نے بغیر عربی متن کے ترجمہ تحریر کیا ہے لیکن انہوں نے سورت کا نام عربی میں اور اس کی انگریزی بھی لکھی ہے۔ سورت کے ایک سے زیادہ ناموں کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۂ فاتحہ کے انہوں نے پانچ نام گنوائے ہیں۔(۱۵) بھر ہر سورت کی اہمیت اور اس کا شانِ نزول بیان کیا ہے۔ مکی و مدنی ہونے پر بھی بحث کی ہے۔(۱۶) آیات کی تعداد کو بھی لکھا ہے“۔

۹۔ بامحاورہ ترجمہ

آیات مبارکہ کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ“ "All praise is due to God alone, the sustainer of all the world."(۱۷)

تمام تعریفیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۱۰۔ ترجمہ تفسیر کے ساتھ

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی لکھی ہے اور پہلے مفسرین کی رائے کو آیت کا مفہوم واضح کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے صفحہ کے آخر میں حواشی تحریر کرنے کی بجائے چار یا پانچ آیات کے حوالہ جات (References) کو اکٹھے لکھ کر پھر علیحدہ علیحدہ آیت کا بامحاورہ ترجمہ اور پھر ان کی تفسیر تحریر کی ہے۔

تشریح و تفسیر کے لیے باقاعدہ کوئی اصول مقرر نہیں کیا جیسے انہوں نے سورۃ الفاتحہ کی ساتھ آیات کے بعد وضاحت لکھی ہے۔(۱۸) لیکن سورۃ البقرہ کی چار آیات کے بعد تفسیر لکھی ہے۔(۱۹) کسی آیت یا لفظ میں مفسرین کی اختلاف رائے کا بھی ذکر کیا ہے؛ نیز قدیم مفسرین کا جدید مفسرین سے موازنہ بھی کیا ہے۔ جیسے کہ سورۃ الفاتحہ کی ساتویں آیت کے ترجمہ میں انہوں نے علامہ زمخشری کی تفسیر کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس آیت کے مفہوم کو اس طرح لیا ہے:

”ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا جن کو تو نے ملامت نہیں کیا اور جو راہ سے بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔“(۲۰)

یہاں ترجمہ میں انہوں نے ”ابن کثیر“ اور ”بغوی“ کے اقوال اس کے برعکس نوٹ کیے ہیں جو کہ علامہ زمخشری سے اتفاق نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک اس آیت کا ترجمہ یوں ہے:

”ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان کا جن پر تو نے ملامت کی اور جو راہ سے بھٹک گئے (یعنی گمراہ ہوئے)۔“(۲۱)

علامہ زمخشری کے نزدیک ساری آیت ہدایت یافتہ لوگوں کے متعلق ہے جب کہ دوسرے مفسرین نے اس آیت میں انعام یافتہ اور بھٹکے ہوؤں دونوں کا ذکر کیا ہے۔ گویا علامہ زمخشری نے انعام یافتہ لوگوں کی تعریف بتائی ہے کہ جو اللہ کی لعنت سے محفوظ ہیں اور سیدھی راہ سے نہیں بھٹکے، علامہ محمد اسد نے اس آیت کی حواشی میں مختلف

مفسرین کی تفسیر کو ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ابن کثیرؒ اور علامہ بغویؒ کی تفسیر درست ہے اور انہوں نے اس کو اپنے ترجمہ میں بنیاد بنایا ہے۔(اس آیت کے لیے)، جدید مفسرین جن میں علامہ محمد اسد نے "مفتی محمد عبدہ" اور "الغزالی" کی وضاحت کو اس آیت کے لیے نوٹ کیا ہے۔ ان کے نزدیک:

"اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کے فضل سے محروم ہوگئے اور اللہ کے فضل سے وہ لوگ محروم ہوئے جو گمراہ ہوگئے یعنی سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔"(۲۲)

اس طرح علامہ محمد اسد نے مختلف مفسرین کی آراء کو اپنے ترجمہ قرآن میں شامل کیا ہے۔ جس سے ان کا ترجمہ مستند اور مدلل دکھائی دیتا ہے۔

۱۱۔ ترجمہ کے ماخذ و مصادر

علامہ محمد اسد نے اپنے ترجمہ قرآن میں درج ذیل ماخذ و مصادر سے قرآنی الفاظ کے معنی و مفہوم کو اخذ کیا ہے۔

۱۔۱۱ قرآن مجید:

قرآن مجید فرقان حمید جو کہ اپنی خصوصیات کی بنا پر لاثانی و بے مثل ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی تفسیر خود ہے یعنی قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت کی تشریح ہے اور ایک لفظ کا قرآن مجید میں مختلف معانی اور مطالب رکھتا ہے یعنی قرآن ایک لغت کا کام دیتا ہے کہ اس میں کون سا لفظ کن معانی میں استعمال ہوا ہے (جس کی تفصیل آگے دی جائے گی) علامہ محمد اسد نے قرآن کے ترجمہ میں قرآن مجید کو اول ماخذ کے طور پر رکھا ہے اور جس کا اظہار انہوں نے اپنے ترجمہ کے مقدمہ میں یوں کیا ہے:

"That is, as an exposition of an ethical doctrine in which every verse and sentence has an intimate bearing on other verses and sentences, all of them clarifying and amplifying one another."(23)

یہ ایک ایسے اخلاقی نظریے کی نمائش ہے جس میں ہر آیت اور ہر جملے کا دوسرے جملوں کے ساتھ گہرا ربط ہے اور اس میں آیات اور جملے ایک دوسرے کی وضاحت اور تشریح کر رہے ہیں۔

۲.۱۱۔ حدیث:

حدیث نبوی ﷺ جو کہ قرآن فہمی کا دوسرا بڑا ماخذ و مصدر ہے۔ علامہ محمد اسد نے اپنے ترجمہ قرآن میں احادیث کو بھی بنیاد بنایا ہے، "روح القدس" کی وضاحت کے لیے انہوں نے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی سے حوالے دیے ہیں۔(۲۴) احادیث کی مستند کتابوں سے قرآن کے الفاظ کی وضاحت کی ہے۔

۳.۱۱۔ اقوالِ صحابہؓ:

علامہ محمد اسد نے قرآنی الفاظ کے معنی و مفہوم کے لیے اقوالِ صحابہ کو بھی ترجیح دی ہے۔ جیسے کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۸۸ کے ترجمہ میں ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے:

"وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ"(۲۵)

"اور بولے ہمارے دلوں پر غلاف ہیں"۔

عبد اللہ بن عباسؓ کی نزدیک یہاں یہودیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور غلاف سے مراد یہ ہے کہ ان کو اب کسی بھی مذہبی علم کی ضرورت نہیں ہے اور ان کے دل علم سے بھرے ہوئے ہیں۔(۲۶)

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۸۷ میں حسان بن ثابتؓ کا قول نقل کیا ہے:

"وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ"(۲۷)

"اور ہم نے پاک روح کے ذریعے ان کی تائید کی"۔

روح القدس سے مراد "وحی الٰہی" مراد لیا ہے۔(Holy Inspiration) "مقدس وحی" (۲۸) ان کے علاوہ حضرت زید بن ثابتؓ، علی بن ابی طالبؓ، ابی بن کعبؓ اور عمر بن خطابؓ کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔(۲۹)

۱۱.۴۔ اقوال تابعینؒ:

"علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں اقوالِ تابعین کو بھی جگہ دی ہے۔ جیسا کہ سورۃ الاسراء کی آیت نمبر ا کی تفسیر میں "حسن بصریؒ" کا قول نقل کیا ہے لیکن اس کو ضمیمہ میں لکھا ہے۔ اس میں معراج کے روحانی اور جسمانی ہونے کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ کے نزدیک آپ ﷺ جسمانی طور پر معراج پر گئے"۔(۳۰)

۱۱.۵۔ عربی لغات:

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں لغات عرب کو بھی الفاظ قرآنی کے معانی کو جاننے کے لیے استعمال کیا ہے اور حواشی میں ان کا ذکر بھی کیا جن عرب لغات سے علامہ محمد اسد نے قرآنی الفاظ کے معنی و مطالب کے لیے استدلال کیا ہے یہ ہیں:

۱۔ لسان العرب:

عربی زبان میں سب سے جامع مستند اور ضخیم لغت "لسان العرب" ہے، یہ لغت بڑے سائز کی بیس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جو "محمد بن مکرم بن علی بن احمد ابن منظور الانصاری الافریقی" نے لکھی ہے۔ عربی الفاظ کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کے لیے یہ لغت بہت اہم ہے اور اس کا حوالہ مستند تصور کیا جاتا ہے، علامہ محمد اسد نے اس لغت کو قرآنی الفاظ کے معانی کے لیے استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۹ میں لفظ:

"سَبْعَ سَمٰوٰتٍ" (۳۱)

"سات آسمانی طبقات"۔

کے لیے علامہ محمد اسد نے "لسان العرب" سے معنی اخذ کیا ہے جس میں کئی آسمان کیا گیا ہے جیسے ۷ سے ۷۰ اور ۷۰ سے ۷۰۰ وغیرہ۔(۳۲)

۲۔ تاج العروس من جواہر القاموس:

"سید مرتضیٰ زبیدیؒ" کی شہر آفاق لغت جو مجد الدین فیروز آبادیؒ کی "قاموس المحیط" کی شرح ہے جو عربی کی لغات میں بہتر اور مستند مانی جاتی ہے۔ علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں اس لغت کو بھی استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ علق کی آیت نمبر ۱۵ کے الفاظ کے معنی کے لیے "تاج العروس" سے استدلال کیا ہے۔ آیت ملاحظہ ہو:

"کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ"(۳۳)

"خبردار اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے"۔

"بالناصیۃ" کے معنی (پیشانی کے بالوں کے اگنے کی جگہ) یعنی (Forehead) ہی کو علامہ محمد اسد نے مراد لیا ہے۔ چونکہ تاج العروس میں "ناصیۃ" سے مراد وہ جگہ ہے یہاں پیشانی کے بال (Forelock) اگتے ہیں"۔(۳۴)

۱۱.۶۔ امہاتِ کتب تفاسیر سے استفادہ:

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن کے الفاظ کے معانی و مفہوم اور وضاحت کے لیے امہات کتبِ تفاسیر کو بھی ماخذ و مصادر بنایا ہے۔ جن تفاسیر سے علامہ محمد اسد نے معانی کی وضاحت کے لیے استعمال کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب):

"امام فخر الدین رازیؒ کی "تفسیر کبیر" کو انہوں نے ترجمہ قرآن میں الفاظ کے معنی اخذ کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۵۴ میں امام رازی کی تفسیر سے استدلال کیا ہے۔ انہوں نے اس آیت میں خود اپنی جانوں کے قتل کا مفہوم اخذ کیا ہے" (۳۵)

"فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ" (۳۶)

"پس اپنے آپ کو مار ڈالو"۔

اس جملے کا ترجمہ بعض مفسرین اور مترجمین نے "ایک دوسرے کو مار ڈالو" کیا ہے لیکن علامہ محمد اسد نے یہاں امام رازیؒ کے مطابق ترجمہ کیا ہے:

"And mortify yourself."(37)

"اور اپنے آپ کو مار ڈالو"۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر:

"حافظ ابو الفدا اسماعیل عماد الدین ابن کثیرؒ کی "تفسیر القرآن العظیم" جو قرآن کی قرآن سے مشہور اور مستند تفسیر بالماثور ہے۔ اس کو علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں ماخذ بنایا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ الفاتحہ کی ساتویں آیت کا ترجمہ "تفسیر ابن کثیر" کے روشنی میں کیا ہے"۔ (۳۸)

۳۔ تفسیر طبری:

"تفسیر طبری جس کا اصل نام "جامع البیان فی تفسیر القرآن" ہے اس کو "علامہ محمد بن جریر طبریؒ" نے تحریر کیا ہے۔ یہ قدیم تفاسیر میں سے ایک ہے، اقوالِ صحابہ کی روشنی میں زیادہ تر آیات کی تفسیر کی گئی ہے۔ علامہ محمد اسد نے "تفسیر طبری" کو بھی بطورِ ماخذ ترجمہ قرآن رکھا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۵۳ میں تفسیر طبری کی روشنی میں ترجمہ کیا گیا ہے"۔ (۳۹)

۴۔ مفردات القرآن از امام راغب اصفہانیؒ:

"مفردات القرآن کے لیے علامہ محمد اسد نے امام راغب اصفہانیؒ کی کتاب کو بطورِ مصدر استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸ کے ترجمہ میں "موت" کو حقیقی موت کی بجائے روحانی موت یعنی عقل و شعور کی موت قرار دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں امام راغبؒ کے قول سے اس کا مفہوم اخذ کیا گیا ہے"۔ (۴۰)

۵۔ کتبِ سیرت:

کتبِ سیرت کو بھی علامہ محمد اسد نے قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کے ترجمہ و وضاحت میں بطورِ ماخذ استعمال کیا ہے۔ سیرت کی جن کتابوں کو ماخذ بنایا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ سیرت ابن ہشام
۲۔ سیرت ابن اسحاق
۳۔ سیرت المغازی للواقدی
۴۔ طبقات ابن سعد (۴۱)

۱۲۔ قومہ اور بریکٹس کا استعمال:

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں جملے یا آیت کی وضاحت کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کو اصل متن کے ترجمہ سے علیحدہ رکھا ہے اور ان کے لیے بریکٹس کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی دوسری آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"HIS DIVINE WRIT- let there be no doubt it is {meant to be} a guidance for all the God conscious."(42)

"اللہ کی طرف سے وحی ہے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں (ہونا مراد) جو اللہ کا شعور رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت ہے"۔

حواشی میں ترجمہ کے جن الفاظ میں الجھن ہے اس کو وضاحت کے ساتھ دور کیا گیا ہے جیسے اس آیت کی حواشی میں انہوں نے (God Consious) (خدا کا شعور) کو (God fearing) سے واضح کیا ہے اور ان الفاظ کو حواشی میں نمایاں کرنے کے لیے "قومہ" کا استعمال کیا ہے۔(۴۳) اس کے علاوہ کچھ الفاظ کے معانی کی وضاحت کے لیے گول بریکٹ کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ محمد اسد نے "الغیب" کی وضاحت یوں کی ہے:

"Al-Ghayb (commonly, and erroneously, translated as "the unseen".(44)

"الغیب عام طور پر اور سہواً اس کا "ان دیکھا" ترجمہ کر دیا جاتا ہے"۔

جبکہ علامہ محمد اسد نے "الغیب" کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"Which is beyond the read of human perception."(45)

"جو انسانی ذہن کی سوچ سے باہر ہے"۔

۱۳۔ نحوی ترکیب / رموز واوقاف:

علامہ محمد اسد نے آیات کا ترجمہ نحوی ترکیب کے تحت بھی کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۲ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"And he has made the night and the day and the sun and the moon subservient [to his laws, so that they be of use] to you; and all the stars are subservient to his command: in this, behold, there messages indeed for people who use their reason."(46)

"اور اسی نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا (اور اس کو تمہارے لیے قوانین کے طور پر بنایا تاکہ استعمال کرو) تمہارے لیے اور تمام ستارے بھی اسی کے حکم کے تابع ہیں: اس میں، تو دیکھو، اس میں عقل والوں کے لیے پیغامات موجود ہیں"۔

علامہ محمد اسد نے اس آیت کو نحوی ترکیب کے تحت رموز واوقاف لگا کر مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے اور پھر ان میں ربط پیدا کر کے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۱۴۔ الفاظ و جملوں کی تشریح ماخذ و مصادر کی روشنی میں:

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن میں آیات کے ترجمہ و تشریح میں مفسرین اکرام کی اختلافِ آراء کا ذکر کیا ہے اور پھر ان میں سے جو موزوں و مناسب تشریح ہے اس کو اختیار کیا ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۹ جس میں اصحاب الکھف کا ذکر ہے اس کے ترجمہ و تشریح ایسے کی ہے۔ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

"اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا"(۴۷)

"کیا آپ نے یہ خیال کیا ہے کہ کہف و رقیم (یعنی غار اور لوحِ غار) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے (کتنی) عجیب نشانی تھے"۔

"[And since the life of this world is but a test,] dost thou [really] think that [the paraaableof] the men of the cave and of {their devotion to} the scriptures could be deemed more wonders than any [other] of our messages?"(48)

"اور اس کے بعد یہ دنیا کی زندگی تو بس ایک امتحان ہے]۔ کی تو [واقعی] لگتا ہے کہ [کی مثال] اور غار کے مردوں اور صحیفوں والوں [عقیدت کی بدولت] سے زیادہ بھی ہماری آیات [یا نشانیوں] سے بڑھ کر کچھ ہو سکتا ہے؟"۔

اس آیت کی تشریح میں علامہ محمد اسد نے اوّل اصحاب کہف کے مسلک و مذہب کو بیان کیا ہے: اس سلسلے میں علامہ محمد اسد نے کہا ہے کہ یہ عیسائیت کی ابتدائی زمانہ کے کچھ نوجوان عیسائیوں کے متعلق ہے جو تیسری صدی عیسوی کے شہنشاہ ڈیکیورس (Dicius) کے ظلم سے دل برداشتہ ہو کر غار میں چلے گئے تھے۔ اس آیت کی تشریح میں اس سورت کی ۲۶-۹ آیات کو لیتے ہیں۔(۴۹) جیسا کہ بہت سے قدیم مفسرین نے بھی ان آیات کی روشنی میں اس آیت کی تشریح کی ہے۔

اصحاب کہف کون تھے؟ کب تھے؟ کیوں غار میں رہے؟ کتنا عرصہ غار میں رہے؟ ان کی تعداد کتنی تھی؟ وغیرہ۔ علامہ محمد اسد بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے متعلق سینکڑوں مستند احادیث موجود ہیں جن کو قدیم مفسرین نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے۔

علامہ محمد اسد نے یہاں "تفسیر ابن کثیر" سے سورۃ الکھف کی آیت نمبر ۱۳ کی تفسیر کی روشنی میں لکھا ہے کہ ابن کثیرؒ نے اس واقعہ میں نبی کریم ﷺ کی یہودی راہب "احبار" والی حدیث کو نوٹ کیا ہے کہ "اصحاب کہف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عیسیٰ ابن مریمؑ کے پیروکاروں میں سے تھے لیکن اللہ بہتر جانتا ہے۔(۵۰)

۱۵۔ تحویل حرفی کا استعمال:

علامہ محمد اسد نے اپنے ترجمہ قرآن میں "تحویل حرفی" (translitration) کا استعمال بھی کیا ہے تاکہ ترجمہ میں اصل الفاظ کی نوعیت یعنی معنی و مفہوم کی توضیح بہتر انداز سے ہو مثال کے طور پر انہوں نے سورۂ بقرہ کی دوسری آیت میں لفظ "متقین" کو یوں بیان کیا ہے:

""Muttaqi" as "God fearing."(51)

لیکن انہوں نے بامحاورہ ترجمہ میں کہیں بھی "تحویل حرفی" کا استعمال نہیں کیا؛ بلکہ حواشی میں الفاظ کی وضاحت کے لیے ان کو عربی رسم الخط کی بجائے انگریزی رسم الخط میں لکھا ہے۔ اسی طرح "الغیب" کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

"Al-ghayb" as "which lie beyond the range of human percerption."(52)

سورۂ آل عمران کی تیسری آیت کے ترجمہ میں "مابین یدیہ" کو وضاحت کے لیے یوں لکھا ہے:

"Ma Bayna yadayhe" as "That which is between its hands."[53]

اسی طرح "ام الکتاب" کو یوں لکھا ہے:

"Umm-al-Kitab" as because they comprise the dundamental principles underlying its message."[54]

"ام الکتاب (ساری کتابوں سے بڑی) کیونکہ یہ پیغام تمام بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے"۔

سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۹۹ میں اصطلاح کا مفہوم اس طرح واضح کیا ہے۔

لیکن کہیں پر بھی تحویلِ حرفی کا کوئی ٹیبل نہیں شامل کیا۔

۱۶۔ ترجمہ کی زبان:

علامہ محمد اسد نے اپنے ترجمہ میں ادبی زبان استعمال کی ہے جو قرآن کی شان کے عین مطابق ہے۔ اس کا اظہار انہوں نے اپنے مقدمہ میں یوں کیا ہے:

"As regard the style of my translation. I have consciously avoided using unnecessary archaisms, which would only tend to obscure the meaning of the Quran to the contemporary reader. On the other hand, I did see any necessity of rending the Qur'anic pharses into a deliberately "modern" idiom, which would conflict with the spirit of the Arabic original and jar upom any ear attuned to the solemnity inherent in the concept of revelation."[55]

"یہاں تک ترجمہ میں میرے اسلوب کا تعلق ہے تو میں نے جانتے بوجھتے ہوئے غیر ضروری متروک الفاظ جو نئے آنے والے قاری کے لیے قرآن کے مفہوم کو غیر واضح کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے گریز کیا ہے؛ اس کے برعکس میں نے قرآنی ضرب الامثال کی وضاحت کے لیے جدید محاورات کے استعمال کو ضروری نہیں سمجھا جو عربی زبان کی اصل روح کے متضاد اور وحی کے تصور کی اصل سے ہم آہنگ نہیں تھے"۔

اپنے مقدمہ میں یہاں انہوں نے اپنے اسلوب میں معتدل رویہ اپنایا ہے، انہوں نے ترجمہ میں اپنی زبان کو قرآنی اعجاز سے ہم آہنگ اور قابلِ قبول بنانے کی کوشش کی ہے اور تہہ در تہہ معانی کو سطح پر لائے ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے سورۂ بقرہ کی دوسری آیت ترجمہ میں "**ھدًی للمتقین**" کے ترجمہ میں کیا ہے۔ ان کے ترجمہ میں گہرائی ہے۔

"A guidance for all the God conscious."[56]

”ہدایت ہے ان کے لیے جو خدا کا شعور رکھتے ہیں“۔

اس میں وضاحت گہرائی سے کی گئی ہے جبکہ اس کی وضاحت (Who have God, Sfear) سے بھی ہو سکتی تھی لیکن انہوں نے اس کے اندر چھپے ہوئے معانی کو خوبصورت زبان میں استعمال کیا ہے یعنی جو خدا کے تصور اور موجود ہونے کا قائل ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے۔ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۳۰ کے ترجمہ کو سادہ زبان میں سمجھایا ہے۔ ”كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا“ (۵۷) کے ترجمہ میں ادبی رنگ اختیار کرتے ہوئے یوں ترجمہ کیا ہے:

"Which we then parted asunder."(58)

”جس کو ہم نے دولخت (ٹکڑے ٹکڑے) علیحدہ کر دیا“۔

جبکہ مارماڈیوک پکتھال نے اس ترجمہ یوں کیا ہے:

"Will find much refuge and abundance in the earth."(59)

”زمین میں زیادہ پناہ اور کثرت پائے گا“۔

عبداللہ یوسف علی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"Finds in the earth many a refuge, wide and spacious."(60)

”زمین میں کئی پناہ گاہیں پائے گا وسیع اور کشادہ“۔

سورۂ الاسراء کی آیت نمبر ۷ میں ”لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ “ (۶۱) کا ترجمہ مشکل زبان میں کیا ہے کہ قاری کے لیے سمجھنا دشوار ہے:

"To disgrace you utterly."(62)

”جو تم کو قطعی طور پر رسوا کریں گے“۔

جبکہ عبداللہ یوسف علی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"To disfigure your faces."(63)

”جو تمہارے چہرے بگاڑ دیں گے“۔

مارماڈیوک پکتھال نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"To ravage you."(64)

”جو تمہیں غارت کر دیں گے“۔

سورۂ الفرقان کی آیت نمبر ۵۹ جو آیاتِ متشابہات میں سے ایک ہے:

”الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰي عَلَي الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا“ (۶۵)

”جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ دنوں میں پیدا فرمایا پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا (وہ) رحمٰن ہے تو اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ۔ (بے خبر اس کا حال نہیں جانتے)“۔

علامہ محمد اسد نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"He who has created the heavens is between them in six aeons, and is established on the throne of his almightiness. The most gracious! Ask, then, about him, [the] one who is [truly] aware."(66)

"وہ (اللہ) جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو چھ ادوار میں پیدا کیا اور پھر بہت بڑا عرش قائم کیا وہ رحمٰن ہے پوچھو اس کے بارے میں اس سے جو [سچ میں] جانتا ہے"۔

عبداللہ یوسف علی نے یہاں چھ ادوار کی بجائے چھ دن مراد لیے ہیں، ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"He who created the heavens and earth and all that is is between in six days."(67)

"وہ جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا فرمایا"۔

مارماڈیوک پکتھال نے بھی اس کا ترجمہ "چھ دن" (۶۸) ہی کیا ہے۔ جبکہ اس کا درست ترجمہ چھ ادوار ہی ہے؛ کیونکہ جب آسمانوں زمین کی تخلیق ہو رہی تھی تو دن رات کا تصور ابھی نہیں تھا۔ (۶۹) یہاں علامہ محمد اسد نے سطحی ترجمہ کی بجائے گہرائی میں ترجمہ کیا ہے۔

۱۷۔ الفاظ کا چناؤ:

علامہ محمد اسد نے ترجمہ قرآن کے اسلوب کو منفرد اور اچھوتا بنانے کے لیے الفاظ کے چناؤ کو خاص اہمیت دی ہے۔ مثال کے طور پر پہلی سورت (الفاتحہ) میں اللہ، الرحمٰن اور الرحیم کے ترجمہ کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال کیے ہیں:

"اللہ" کے لیے "God"

"الرحمٰن" کے لیے "Most Gracious"

"الرحیم" کے لیے "The Dispenser of Grace" (۷۰)

جبکہ مارماڈیوک پکتھال نے ان الفاظ کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"اللہ" کے لیے "Allah"

"الرحمٰن" کے لیے "The Beneficent"

"الرحیم" کے لیے "The Merciful" (۷۱)

عبداللہ یوسف علی نے ان الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"اللہ" "Allah"

"الرحمٰن" "Most Gracious"

"الرحیم" "Most Merciful" (۷۲)

اس کے ساتھ موسوم کرنا جائز نہیں، کیا آپ نے اس آیت پر غور نہیں کیا جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا: "آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو۔"

علامہ محمد اسد نے "بالفحشآء" کا ترجمہ لفظ "niggardly"(۷۳) استعمال کیا ہے جس کے معنی "بخل" ہے۔(۷۴) جبکہ مارماڈیوک پکتھال نے اس کے لیے لفظ "Lewdness"(۷۵) استعمال کیا ہے جس کے معنی "بے حیائی"(۷۶) کے ہیں، عبد اللہ یوسف علی نے یہاں لفظ "Unseemly"(۷۷) استعمال کیا ہے جس کے معنی "گندگی"(۷۸) کے ہیں۔

قرآن پاک میں یہ لفظ ۲۴ بار آیا ہے۔ "الفحشآء، الفواحش اور فاحشہ" کی شکل میں استعمال ہوا ہے، "مخلف" کی اس کے بارے میں رائے ہے:

"ہر جگہ یہ لفظ "بے حیائی" اور "بے ہودگی" کے لیے استعمال ہوا ہے لیکن اس آیت میں یہ لفظ "بخل" کے معنی لیے ہوئے ہے۔"(۷۹)

علامہ محمد اسد نے "بل رفعہ اللہ الیہ" کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"Nay, God exalted him unto himself."(80)

خلاصہ بحث

یہ آرٹیکل قرآن کے ترجمہ کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

قرآن کے پیغام الٰہی کی تبلیغ عام صرف اس کے دنیا کے مختلف زبانوں میں ترجمہ سے ہے بلخصوص انگریزی زبان جو انٹرنیشنل زبان کا درجہ رکھتی ہے۔ امت محمدیہ کی فلاح وبہود اور معاشرتی وسیاسی استحکام میں اہم مقام رکھتا ہے، قرآنی الفاظ کے درست معنی ومفہوم سے ہی قرآنی تعلیمات واحکامات سے مستفید ہوا جاسکتا ہے۔ فن ترجمہ اور تکنیکی بنیادوں پر ترجمہ قرآن کے منہج واسلوب کے تحت کیے گئے تراجم ہی مستند اور کارآمد ہیں۔ نیز تراجم میں قرآنی امثال، مصطلحات ومترادفات کے متبادل الفاظ کا موزوں چناؤ ہی ترجمہ قرآن میں جاذبیت وکشش کا باعث ہے۔ انگریزی زبان چونکہ عربی زبان سے یکسر مختلف مزاج رکھتی ہے، اس لیے قرآن کو انگریزی زبان میں اس طرح ترجمہ کرنا کہ اس کے اعجاز کو برقرار رکھا جائے کافی پیچیدہ اور مشکل امر ہے، نیز مترجم کا اپنے افکار ونظریات سے بالاتر ہو کر ترجمہ قرآن ہی قرآنی الفاظ کی اصل ترجمانی ہے۔ علامہ محمد اسد کا ترجمہ اپنے اصول وقواعد اور قرآنی اسلوب بیان کے ہم آہنگ اسلوب کی بناء پر منفرد مقام کا حامل ہے اس لیے اہل علم ودین کے نزدیک یہ ترجمہ مستند ترجمہ قرآن کی شرائط پر پورا اترتا۔

نتائج وسفارشات

اس تحقیقی کام کے نتیجے میں درج ذیل نتائج وسفارشات سامنے آئی ہیں:

۱۔ قرآن کا ترجمہ مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام کرنا ہے، قرآنی اعجاز کو ترجمہ میں منتقل کرنا کسی مترجم کے بس کی بات نہیں اگر کوئی کوشش کرے تو یہ انتہائی مشکل کام ہے۔ اس لئے قرآن کے ترجمہ کا مقصد صرف فہم وادراک ہی ہونا چاہیے نہ کہ اس کے ہم پلہ تخلیق کے۔

۲۔ قرآنی تراجم کے اصول وقواعد پر وسیع پیمانے پر کام ہوا ہے لیکن وقت کے تقاضوں کے ساتھ منہج واسلوب میں جدت لائی جاسکتی ہے جس کا مقصد صرف قرآنی فہم تک آسانی سے رسائی ہو تاکہ پیغام الٰہی کا ابلاغِ عام ہو اور غیر مسلم بھی اس کی سچائی جان سکیں۔

۳۔ ترجمہ قرآن کے مترجمین کو چاہیے کہ وہ اپنا ترجمہ چاہے وہ دنیا کی کسی بھی زبان میں ہو اُسے عربی متن کے ساتھ ہی پیش کریں۔

۴۔ معروف قرآنی تراجم پر مذید کام ہو سکتا ہے اور ان کے تراجم کے ساتھ قرآنی مصطلحات وغرائب قرآن، عنواناتِ قرآن، انبیاء، اشخاص، اماکن وغیرہ کی فہارس شامل کی جاسکتی ہیں۔

۵۔ اسمائے حسنیٰ کو ترجمہ کرتے وقت "تحویل حرفی" میں لکھا جائے اور آگے بریکٹس میں ان کے معانی دیے جائیں تاکہ اللہ کے ناموں کی شان اور وقار برقرار رہے اور یہی رویہ اسماء النبی ﷺ کے لئے ہونا چاہیے۔

۶۔ حکومتِ پاکستان نے دینِ اسلام کی اشاعت، قرآن وحدیث کے فہم وادراک کے لئے بڑے بڑے عملی اقدامات کئے ہیں جو پاکستانی مسلمانوں کے لئے باعثِ فخر ہیں ان اقدامات کے ذریعے تعلیمی نصاب میں متنِ قرآن کے ساتھ ساتھ قرآنی ترجمہ کو جگہ دی ہے اور حکومتِ پنجاب نو تو ترجمۃ القرآن کے نام سے ہر سطح پر لازمی کورس متعارف کروایا تاکہ نوجوان نسل قرآنی الفاظ کے مفہوم سے بہتر طور پر مستفید ہو سکے۔

۷۔ قرآنی مضامین میں سے کردار سازی پر موضوعات کا انتخاب کر کے شائع کیے جائیں تاکہ مستقبل کی نسلوں کی دینی آبیاری دین اسلام اور قرآنی احکامات کی روشنی میں ہو۔

۸۔ اسلامی مملکت ہونے کے ناطے حکومت پاکستان مستند تراجم قرآن کے لیے خصوصی اہتمام کرے اور ایک ادارہ تشکیل دیا جائے جو قرآنی تراجم میں جانچ پڑتال کر کے اغلاط کی نشاندہی کرے؛ نیز فرقہ واریت سے قرآنی تراجم کو محفوظ رکھنے کا انتظام بھی حکومت پاکستان اپنے ذمہ لے۔

۹۔ پاکستانی تاریخ اور نصابی کتب کو از سر نو مرتب کیا جائے اور اس میں ان پس پردہ شخصیات کو بھی شامل کیا جائے جن کو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر فراموش کر دیا گیا جن میں علامہ اسد بھی ہیں۔

۱۰۔ جارج سیل کا ترجمہ قرآن مستشرقین کے مذموم عزائم کے حصول کے لیے ایک بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتا ہے؛ اس لیے اس ترجمہ کے ترمیم شدہ اور حذف شدہ الفاظ کی نشاندہی کی جائے اور اس کے ترجمہ قرآن کے مقدمہ کا مدلل جواب انگریزی زبان میں تحریر کیا جائے تاکہ مستشرقین اور اسلام مخالف عناصر کی حوصلہ شکنی ہو۔

۱۱۔ ترجمہ کو صرف قرآنی الفاظ تک پہنچنے کہ وسیلہ کے طور پر بروئے کار لایا جائے اور اصل متن کو ہی بنیاد رکھا جائے۔

۱۲۔ فن ترجمہ پر زیادہ کتابیں دستیاب ہوں اور اس کے لیے انگریزی کتابیں جو فن ترجمہ پر لکھی گئیں ہیں ان کے تراجم بھی کئے جائیں تاکہ ان سے استفادہ اٹھایا جاسکے۔

۱۳۔ قرآنی تراجم پر کیے گئے کام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ مزید محقق اس کام پر تحقیق کے لیے تیار ہوں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اسد، ملت اسلامیہ دوراہے پر، دارالسلام، لاہور، ۲۰۰۶ء، ۱۰

2- Krmer Marton,The Jewish Discovery of Islam,The Mosche Dawan Center, Michign, 1992,.79

3- Muhammad Asad,Allama,The Road to Mecca, Islamic Book Servics, New Dehli, 2004,:51

۴۔ اکرام چغتائی، محمد اسد یورپین بدوی، پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، ۲۰۰۳ء، ۱۶

5- Muhammad Asad,Allama,The Road to Mecca,.57

۶۔ محمد اسد، علامہ، حمیدہ، پولا، بندہ صحرائی، (مترجم) محمد اکرام چغتائی، ۱۹۲ـ۱۹۷

7- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran, Dar-ul-Andlas, Gibralter, 1980,. Preface 15

8- Ibid,.16

9- Ibid

10- Ibid,.17

11- Ibid,.18

12- *Ibid*
13- *Ibid,.19*
14- *Ibid,.20*
15- *Ibid,.22*
16- *Ibid,.108*
17- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.22*
18- *Ibid,.23*
19- *Ibid,.25*
20- *Ibid,.23*
21- *Ibid*
22- *Ibid,.24*
23- *Ibid,.18*
24- *Ibid,.48*

۲۵۔ البقرہ(۲)۸۸

26- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.47*

۲۷۔ البقرہ(۲)۸۷

28- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.47*
29- *Ibid,.1309*
30- *Ibid,.1325*

۳۱۔ البقرہ(۲)۲۹

32- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.32*

۳۳۔ العلق(۹۶)۱۵

34- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.1297*
35- *Ibid,.37*

۳۶۔ البقرہ(۲)۵۴

37- *Muhammad Asad,Allama,The Message of Quran,.37*
38- *Ibid,.23*
39- *Ibid,.36*
40- *Ibid,.37*
41- *Ibid,.1308*
42- *Ibid,.25*

43- Ibid
44- Ibid
45- Ibid
46- Ibid,.543

۴۷۔ الکھف(۱۸)۹

48- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.602
49- Ibid,.603
50- Ibid
51- Ibid,.24
52- Ibid,.111
53- Ibid,.109
54- Ibid,.110
55- Ibid,.20
56- Ibid,.24

۵۷۔ الانبیاء(۲۱)۳۰

58- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.676
59- Pickthal, Mamaduke Muhammad, The Meaning of Glorious Quran, Government Central Press, Hyderabad Deccan, 1938,.50
60- Yousaf Ali, Abdullah, The Holy Quran, The King Fahad Holy Quran Printing Complex, Madina, Saudi Arabia, 1987,.41

۶۱۔ الاسراء(۱۷)۷

62- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.575
63- Yousaf Ali, Abdullah, The Holy Quran,.131
64- Pickthal, Mamaduke Muhammad, The Meaning of Glorious Quran,.117

۶۵۔ الفرقان(۲۵)۵۹

66- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.762
67- Yousaf Ali, Abdullah, The Holy Quran,.177
68- Pickthal, Mamaduke Muhammad, The Meaning of Glorious Quran,.149

۶۹۔ طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن، ادارہ منہاج القرآن، لاہور، س ن، ۳۴۶

70- Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.22
71- Pickthal, Mamaduke Muhammad, The Meaning of Glorious Quran,.16
72- Yousaf Ali, Abdullah, The Holy Quran,.1

73- *Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.102*
74- *Haqi, Shan-ul-Haq, Oxford English Urdu Dictionary,.916*
75- *Pickthal, Mamaduke Muhammad, The Meaning of Glorious Quran,.32*
76- *Haqi, Shan-ul-Haq, Oxford English Urdu Dictionary,.916*
77- *Yousaf Ali, Abdullah, The Holy Quran,.20*
78- *Haqi, Shan-ul-Haq, Oxford English Urdu Dictionary,.1953*
۷۹۔ مخلف، شیخ حسین محمد، صفوات البیان المعانی القرآن، وزارت الاوقاف والشؤن الاسلامیہ، کویت، ۱۹۸۷ء، ص ٦٦
80- *Muhammad Asad, Allama, The Message of Quran,.199*